Reg. L. No 1043

مدینۃ المسیح قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ☆ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۱۰

سید فضل شاہ صاحب مرحوم

حضرت سید فضل شاہ صاحب مرحوم کی وفات پر حضرت ثاقب نے ایک نظم بھیجی ہے۔ جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

مخدوم مکرم بندہ اخویم ایڈیٹر صاحب الحکم سلمکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ سید فضل شاہ صاحب مرحوم کی وفات الحکم میں پڑھکر ایک نہایت درد اور صدمہ دل حزیں کو پہونچا۔ سید فضل شاہ صاحب جلسہ کے اژدہام میں نہایت محبت اور تڑپ سے بغلگیر ہوئے یہ بزرگ حضرت مسیح پاک کے سفر کے رفقا میں تھے۔ وہ جب ملتے تھے اسی محبت اور انس سے ملتے تھے انکا نورانی چہرہ دیکھکر خواہ مخواہ ملنے کو جی چاہتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ آج سے بیس برس ہوئے جب مرحوم نے ایک رویا حضور مسیح پاک میں بیان کیا۔ اس رویا کو سنکر حضرت مسیح مسکرائے اور پرشوکت آنکھوں سے مرحوم کی طرف دیکھا یہ نظارہ یاد آتا ہے تو دل میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ الغرض سید مرحوم میرے دوست تھے۔ اور محبت کرنے والے بزرگ تھے۔ انکی وفات پر چند اشعار دل مضطر کی وجدانی کیفیت کا مرقع ہیں ہدیہ ناظرین الحکم کرتا ہوں۔ درج اخبار گوہر بار فرما کر مشکور فرمائیے اور دعا سے یاد رکھیے۔

خاکسار ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

نظم

پرانے دوست ہمارے بچھڑتے جاتے ہیں
غم و الم کے ستم لوح دل میں ڈھاتے ہیں
پرانے دوست مسیحا کے جا رہے ہیں آہ
بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے آتے ہیں
تھے فضل شاہ ہمارے پرانے یاروں میں
خبر وفات کی ان کی ہمیں سناتے ہیں
ملے تھے جلسہ کے ایام میں بصد بہجت
ہم ان کی مرگ پہ آج اشک خوں بہاتے ہیں
جوان نہ تھے پہ جوان ان کا جوش ایماں تھا
وہ لے کے شوکت ایماں جہاں سے جاتے ہیں
اگرچہ دولت دنیا سے بہرہ یاب نہ تھے
یہ نقد دولت اخلاص ساتھ اٹھاتے ہیں
وہ انکسار و تواضع وہ عجز کے تیور
امیر کرکے ورثہ یہ ان کو لاتے ہیں
جسے ناز شان سے اٹھتا ہے ایسے لوگوں کا
عجیب شان سے رہتے ہیں اور جاتے ہیں
جہاں میں ان کا حقیقت میں آکے جانا ہے
ہزار یوں تو گذرتے ہیں اور جاتے ہیں
یہی بزرگ ہیں گوہر ہیں لال کی مانند
تو اپنے تیوروں کے خلد میں یہ کھاتے ہیں

یہی بزرگ ہیں حور و قصور کے مہماں
انہی کے آنے پہ غلماں سرود گاتے ہیں
یہی بزرگ خدا کی حضور میں مقبول
یہی جو خلعت اعزاز حق سے پاتے ہیں
انہی بزرگوں کا جنت میں خیر مقدم ہے
فرشتے ان کو نوید خوشی سناتے ہیں
انہی بزرگوں کو ہے عید حشر کا میدان
یہ مرد حشر کے دن بھی خوشی مناتے ہیں
یہی ہیں حضرت باری کے خاص درباری
یہی جو دولت دیدار یار پاتے ہیں
اگرچہ چھوڑ دیا ہمکو جانے والے نے
پر دیکھتے ہیں کہ کب وہ ہمیں بلاتے ہیں
اگرچہ اٹھ گئی وہ شمع بزم روحانی
پہ دیکھیں بزم میں سے جا کے کہ بجھتے ہیں
نہیں تو کھو گئی دنیا کی بزم سے نظر
یہ لوگ بزم سے [illegible]
نہیں ہے ان کے [illegible]
یہ لوگ دیر سے [illegible] جلاتے ہیں
خدا کبھی ہمیں اس غمکدہ سے [illegible]
[illegible]
[illegible] سے ثاقب لو
[illegible]

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا)

مسلمانوں میں تنظیمی روح کا فقدان

علماء سوء کی کارستانیاں

پیغامی حضرات سبق حاصل کریں

امرتسر کی مشہور تنظیمی اسلامی انجمن ترقی تعلیم کے سالانہ جلسہ پر امرتسر کے ایک مولوی نے جس کرتوت کا اظہار کیا ہے وہ اس قابل ہے کہ جمعیۃ العلماء اگر اس کی کوئی ہستی ہے اس پر نفرت اور ملامت کا ووٹ پاس کرے۔ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کی تقریر ہونیوالی تھی۔ جب وہ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو مولوی محمد داؤد خلف الرشید مولوی نور احمد صاحب غزنوی نے با آواز بلند شور مچانا شروع کیا کہ مولوی صاحب موصوف چونکہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کی تقریر نہیں سنیں گے۔ صدر جلسہ نے ہر چند متانت اور سنجیدگی کے ساتھ نظام و ضابطہ کی طرف توجہ دلائی اور یہ بھی کہا کہ وہ اپنے عقائد کی تلقین کے لئے پلیٹ فارم پر نہیں آئے بلکہ وہ انجمن کے مقاصد پر بحث کریں گے لیکن وہاں کون سنتا تھا۔ بالآخر انہیں شورش بند کرنے کے لئے کہنا پڑا کہ جن اصحاب کو سننا گوارا نہیں ہے وہ براہ کرم تشریف لے جائیں۔ انہیں کسی قسم کی مجبوری نہیں۔ چنانچہ معترض صاحب اور انکے چند رفقا جلسہ گاہ سے اٹھ گئے

یہ ہے کیفیت مسلمانوں کے اس طبقہ کی جو اہل علم کہلاتا ہے۔ تا دیگران چہ رسد کاش مسلمان اندرونی تنظیم یا مقاصد مشترکہ کے لئے متحد ہو جانے کا سبق اپنی ہمسایہ قوم کے طرز عمل سے ہی سیکھیں (وکیل)

مقرر رقم وکیل نے مولوی محمد داؤد کی اس طفلانہ حرکت پر ایک مبسوط نوٹ لکھا ہے جس میں انہوں نے مسلمانوں کے اندرونی تنازعات کا نقشہ خوب کھینچا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ علماء سوء کی فتنہ پردازیاں ملت اسلامیہ کی قوت کو زائل کر رہی ہیں۔ اور مسلمانوں کے اموال اور اوقات کو بے طرح ضائع کر رہے ہیں۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں کی سنجیدہ تعلیم یافتہ جماعت ان علماء سوء کی اصلاح کے لئے کھڑی ہو اور جب تک اس جماعت کو درست نہ کیا جائے عام مسلمانوں کی حالت بگڑتی چلی جائے گی۔ یہ امر مسلم ہے کہ مسلمانوں میں تنظیم کی کمی ہے۔ اور اس تنظیم کا اگر کوئی ثبوت اس وقت مل سکتا ہے تو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں۔ جب تک علماء اس راہ کو اختیار نہ کریں گے۔ وہ متحد نہیں ہو سکتے۔ اور کوئی قوت نہیں ایک مقصد پر جمع نہیں کر سکتی۔ اور جب اسباب تفریق و تشتت پر بحث ہوگی تو اسی میں سے زیادہ حصہ علماء سوء کا نظر آئیگا۔ الحکم کی گذشتہ مختلف اشاعتوں میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہر زمانے میں بھیڑ نما بھیڑیوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے ہندے ماترم ہال کی قسمت میں شاید یہ بات رکھی گئی ہے۔ اور یہ قسمت امرتسر کے لئے شاید یہ لازمی ہو گیا ہے۔ کہ اس میں اس قسم کی خفیف الحرکات باتوں کا ظہور ہو۔ اور اس کے مرتکب علماء سوء ہوں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اسی ہال میں پتھر پھینکے گئے اور آوازے کسے گئے۔ خدا تعالیٰ کی عزیز ذو انتقام غیرت نے پتھروں کا جواب گولیوں سے دیا۔ مگر عقل کے اندھے اب تک اس سے سبق نہیں لیتے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر کے دوران میں شور مچایا گیا۔ اور شور مچانے والے نے اپنے کئے کا پھل پایا۔ ہم کو اس کی سزا پانے پر افسوس ہے اور دلی افسوس ہے۔ مگر ہمارے اختیار سے یہ بات باہر تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے اپنی اس غلطی کو محسوس کر لیا۔ کہ شور مچانا انسانیت اور اسلامی اخلاق کے خلاف تھا۔ اسی طرح پر مولوی محمد علی صاحب کی تقریر پر شور مچانا سخت نادانی اور جہالت تھی۔ مولوی نور احمد کا نور چشم غیر مذاہب کے لیڈروں کے بیانات اور تقریریں سن سکتا ہے۔ انکے جلسوں میں شامل رہتا ہے۔ بلکہ اگر مسجد میں بھی آکر وہ کوئی تقریر کریں تو اس کو اور اسکے باپ کو کوئی اعتراض نہیں لیکن مولوی محمد علی صاحب کی تقریر وہ نہیں سن سکتا۔ تقاضائے اخلاق و شرافت تو یہ تھا۔ کہ اگر وہ نہیں سننا چاہتا تھا۔ تو اس کو کون بلانے گیا تھا۔ مسجد کے حجرے میں پڑا رہتا۔ لیکن یہ علم رکھتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب تقریر کریں گے وہاں جا کر شور مچانا

پرلے درجہ کی بد تہذیبی ہے

اور پھر صدر جلسہ کے ارشاد کی تعمیل نہ کرنا یہ آداب مجلس کے صریح خلاف ہے۔ وکیل کا ریمارک درست ہے۔ کہ اگر اہل علم ایسا کریں تو دوسروں کا کیا حال مگر میں اس میں اتنی ترمیم کرتا ہوں۔ کہ اہل علم ایسا نہیں کرتے بلکہ علماء سوء ایسا کرتے ہیں جن کی نسبت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ وہ اشر الناس ہونگے۔

مولوی محمد علی صاحب کیا ایسے ہی مسلمانوں کے متعلق احمدیت کی خصوصیات کو قربان کرکے چاہتے تھے کہ ان میں جذب ہو جائیں گے؟ کاش وہ اس سے سبق لیں۔ احمدیت کے نام سے ان کی توہین کو ہم اپنی توہین سمجھتے ہیں اور اگر احمدیت کی وجہ سے کوئی ان پر اعتراض کرتا ہے تو ہم سب سے پہلے اسکا جواب دینے کو آمادہ ہونگے مگر میں ان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرکے سلسلہ کی مضبوط رسی کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اور خدا نے جو تنظیم کی روح خلافت حقہ کے ذریعہ پیدا کی ہے اپنے خیالات کی پیروی کرکے اس سے الگ نہ رہنا انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ بغیر اس کے چارہ نہیں۔ اور یہی روح زندگی کی روح ہے۔ بہرحال امرتسر کے علماء سوء کے لئے یہ تیسرا کلنک کا ٹیکا ہے۔

فتنہ ارتداد کے میدان میں جنگ اسلام

اس عنوان سے معزز ہمعصر مشرق نے ایک نہایت ہی قابل غور اور قابل عبرت نوٹ لکھا ہے میں احمدی جماعت کی طرف سے انکی بے لوث رائے کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے احمدی جماعت کے کام کی قدردانی کے رنگ میں کی ہے۔ اندیشہ ہے کہ دیوبندی ملاں مشرق کے خلاف بھی اپنے ہتھیار تیز نہ کریں جیسا کہ انہوں نے معزز ہمعصر زمیندار کے خلاف اٹھائے تھے۔ بہرحال مسلمانوں کو معزز مشرق کا نوٹ غور سے پڑھنا چاہیئے۔ اور اس اندرونی کشمکش کا خاتمہ کر دینا ضروری ہے۔ (ایڈیٹر)

یا دل ناخواستہ نہایت مجبوری اور سخت معذوری سے ہمکو یہ لکھنا پڑتا ہے کہ بجائے اس فتنہ ارتداد میں ملکانوں کی حفاظت اور آریہ اصحاب کی مدافعت کی جگہ اب احمدی جماعت اور سنی جماعت کے درمیان جنگ جاری ہو گئی ہے۔ چونکہ ہمکو اس جنگ اور جھگڑے بازی سے سخت نفرت ہے اس لئے ہم اس قسم کے مناظرے اور مباحثے کے درج کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ہمکو آج یہ لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ہمکو فریقین اس قسم کے مضامین نہ ارسال کریں کیونکہ ہم انکا پڑھنا ہی عذاب الہی سمجھتے ہیں اس قہر خدا سے ہر مسلمان کو بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور کوشش صرف یہی ہے کہ خدائے بزرگ و برتر سے پناہ مانگی جائے جب ملکانوں پر شردھانند جی نے تاخت کی اور مسلمانوں میں جوش و خروش کے جذبات برانگیختہ ہوئے تو ہم نے پہلی اشاعت میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ ہر طبقہ اور فرقے کے مسلمان میدان ارتداد میں پہنچکر خدمت اسلام انجام دینگے لیکن احمدی جماعت کا ایثار بہت زیادہ نظر آئیگا۔ ہوا کچھ ایسا ہی کہ آتے جاتے والوں سے معلوم ہوتا رہا کہ احمدیوں نے بہت زیادہ ایثار نفس کی مثالیں قائم کیں اور کہنے والے یہی مولوی قادری چشتی صوفی ہی بزرگ ہیں۔ ہماری تحریر پر بعض اصحاب نے ہم سے زبانی کہا اور تحریر بھی کیا۔ کہ آپ احمدیوں کی زیادہ تعریف کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے یہ غور نہیں کیا۔ کہ سچ بات کا چھپانا بھی کتنا بڑا گناہ ہے۔ ہم کو فرقہ بندی سے اس معاملے میں کوئی واسطہ نہیں۔ جب کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ واشہد ان محمد رسول اللہ کی صدا فرقہائے اسلام کی زبانوں سے سنتے ہیں۔ ہم ان کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ تمام فرقہائے اسلام میں اخوت اسلامیہ قائم ہو۔ اور معاندین اسلام کے مقابلے پر سب متفق ہو کر اسلام کی حفاظت کریں۔

بہرحال ہمارے دفتر میں اس قسم کے مضامین اور اطلاعیں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

از مابجز حکایت مہر و وفا مپرس

خدا تعالیٰ کے تازہ نشانوں میں سے ایک زبردست نشان

مجدد خلافت کا سب سے بڑا کارنامہ خلافت منسوخ کر دی گئی

ترکی کے خلیفہ کی معزولی اور جلاوطنی کا عبرتناک نظارہ

خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء کے ہاں صف ماتم

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر * چشم بکشا کہ بر چشم نشانے است کبیر

اس ہفتہ کے عظیم الشان **انقلابی واقعات** میں خلافت ترکیہ کی **منسوخی** اور ترکی خلیفۃ المسلمین کی **معزولی** اور **جلاوطنی** نہایت ہی **حیرت انگیز** اور **عبرتناک** واقعہ ہے۔ جس نے اسلامی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ اور جس سے مسلمانوں کے سیاسی سمندر میں ایک تلاطم برپا ہو گیا ہے۔

خلافت ترکیہ کے متعلق احمدی جماعت کے **ویوز** ایک مرتبہ نہیں متعدد بار دنیا کے سامنے آ چکے ہیں ہم نے کبھی اس کو **خلافت حقہ راشدہ** کا مصداق تسلیم نہیں کیا۔ اور ہمارے اس اظہار پر **ہندوستان** کے نااہل مسلمان علماء اور سیاسی مدبروں نے ہمیشہ شور مچایا۔ اور ہم کو ترکی کا بدخواہ قرار دیا مگر اللہ تعالیٰ جو دلوں کے مخفی اسرار سے واقف ہے۔ جانتا تھا کہ جو ہمدردی اور خیر خواہی اس اور دوسری اسلامی **حکومتوں** کے **قیام و قوت** کے لئے ہمارے دل میں ہے وہ دوسروں میں نہیں۔ اور اب **واقعات** نے

ہمارے حق میں فیصلہ کر دیا ہے

ہم ترکی کی **حمایت** اور **اعانت** ایک اسلامی **سلطنت** کی حیثیت سے کرنے کا مشورہ دیتے تھے۔ مگر علماء سو نے اسکو **مذہبی** سوال بنا کر اور خلافت ترکیہ کو اپنے ایمان کا جزو قرار دیکر ہمارے خلاف **نفرت** اور مخالفت کی فضا پیدا کرنے میں اپنی تمام طاقتوں اور منصوبوں کو خرچ کیا۔ اور ان کی غرض محض **سفلی** غرض یہ تھی کہ

کچھ مل جائے

کچھ شک نہیں کہ اس نام نہاد **خلافت** کا علم بلند کر کے انہوں نے بہت سے **سکے** جمع کئے اور نہایت **بیدردی** سے انہیں اڑایا۔ مگر خدا تعالیٰ کی **غیرت** اسی قدر جوش میں آتی رہی اور آخر وہ کچے تاگے ٹوٹ گئے جو خدا کے فرستادہ مسیح موعود علیہ السلام کو آج سے ۲۰ برس پیشتر دکھائے گئے۔ اور

نام نہاد خلافت کا بت گر گیا

اس بت کے گرانے میں کسی غیر اسلامی حکومتوں کا ہاتھ نہیں۔ بلکہ یہ بت خود اس شخص اور اس کے مددگاروں نے گرایا جسکو تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ ہندوستان کے اسلامی جرائد نے **مجدد خلافت** کا خطاب دیا تھا۔ اور یہ وہ **تجدید** ہے جو **مصطفیٰ** کمال پاشا نے کر کے دکھائی ہے۔ کہ

ترکی خلافت ہی کا خاتمہ کر دیا

یہ خدا تعالیٰ کا ایک **قہری نشان** ہے۔ اور اس کے زبردست ہاتھ نے مسلمانوں کو آگاہ کیا ہے کہ **خلافت حقہ و راشدہ** کا عطا کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جسکو چاہتا ہے **خلیفہ** بناتا ہے لوگوں کی کوشش اور سعی سے خلیفہ نہیں بنایا جاتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی مرضی اس کے ساتھ شامل نہ ہو تو ایسی **خلافت** مٹ جاتی ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ مضامین میں ان تمام **واقعات** اور حالات کو لکھدوں جو ترکی **خلافت** اور سلسلہ **عالیہ** احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر قبل اس کے کہ یہ سلسلہ شروع کیا جاوے ان تمام **واقعات** اور **حالات** کا اول لکھ دینا ضروری ہے جو خلافت کی تنسیخ کے متعلق رونما ہوئے ہیں۔

ہندوستان کی خلافت **کمیٹی** اور جمعیۃ العلماء کے لئے فی الحقیقت یہ ماتم کا دن ہے۔ کہ جس نام سے انہوں نے لاکھوں روپیہ غریب مسلمانوں کی جیبوں سے نکالا اور اسے نہایت بے دردی سے غیر ضروری کاموں میں خرچ کیا اب اس نام سے کوئی روپیہ وہ نہ مانگ **سکینگے**۔ اور جس **خلافت** کے لئے انہوں نے حکومت سے بگاڑا اور اسکو بدنام کیا وہی **خلافت** آج ان کے **مجدد خلافت** نے حرف غلط کی طرح مٹا ڈالی۔ اور **خلافت** کے ان کارندوں کے پاس اب سوائے اس کے کہ ماتمی صف بچھا کر بیٹھیں۔ اور ترکی خلافت کی قبر پر عقیدت کے پھول چڑھائیں اور کچھ باقی نہیں رہا۔ چنانچہ مولانا **شوکت علی** اور جمعیۃ العلماء کی تاریں اس منظر کو خوب دکھا رہی ہیں۔

یہ انقلاب ایک بڑا درس **عبرت** ہے۔ اور دانشمند آدمی اس سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ ناعاقبت اندیش **علماء** سو جنہوں نے ہر زمانہ میں اہل **حق** کا مقابلہ کیا اور دین کو ایک [illegible] بنا دیا اس سے کوئی سبق نہ لیں گے۔ بلکہ وہ [illegible] بیباکی میں اور بھی زبان درازی کریں گے۔ مگر وہ دیکھ لیں گے کہ **خدا کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا** اب یہ خلافت قائم نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ حقیقی **خلافت** کا علم بلند کرے۔ جس کی اصل غرض اور مقصد دنیا میں **اعلاء کلمۃ الاسلام** ہے۔ اور مسلمانوں میں وہ حقیقی روح پیدا کرنا اس کا نصب العین ہے۔ جس نے مسلمانوں کو دنیا میں **عزت و عروج** عطا کیا تھا جس پر آج ہم نوحہ خوانی کرتے ہیں۔

تمام **ترقیات** کی جڑ وہ **خالص** ایمان ہے۔ جو **خدا تعالیٰ** پر اور اس **کے فرستادوں** پر ہوتا ہے جب تک یہ ایمان پیدا نہیں ہوگا مسلمان اپنے مقصد سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔

ہماری راہ میں علماء سو (جن سے بڑھ کر اسلام کا کوئی دشمن نہیں) رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ اور جب سے یہ سلسلہ قائم ہوا وہ اپنے زور لگا رہے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے جو **وعدہ** اپنے مسیح سے کیا تھا کہ **زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرونگا** وہ زور آور حملے اطراف عالم میں اپنا اثر دکھا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے پسند کیا ہے کہ اس سلسلہ کو عالم میں پھیلا دے۔ اور اس کے [illegible] کی **قبولیت** کو عام کرے کوئی طاقت اب اس کو روک نہیں سکتی

بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ اگر وہ اسکو مٹانا چاہیں گے تو خود مٹ جائیں گے۔ پس اے اس خلافت حقہ کا قیام منشاء الہی ہے۔ اس کی مخالفت نہ کرو۔

چونکہ یہ ایک نشان ہے اور اسلامی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب ہے۔ اور اس کا سلسلہ سے ایک تعلق ہے۔ اس لئے میں ان تمام خبروں کو یکجائی طور پر درج کرتا ہوں۔ جو خلافت ترکیہ کی منسوخی اور خلیفہ ترکی کی معزولی اور جلاوطنی وغیرہ کے متعلق آچکی ہیں۔ میں نے پسند کیا ہے۔ کہ اپنے طور پر ان خبروں کو یکجائی صورت دیدوں۔ تاکہ ہماری جماعت واقف رہے اور اسی سلسلہ مضامین کے سمجھنے میں آسانی ہو جاوے۔ انشاء اللہ العزیز الحکم میں لکھنے کا ارادہ ہے۔ وباللہ التوفیق۔

تنسیخ خلافت کا اہتمام

یکم مارچ ۱۹۲۴ء کو قسطنطنیہ سے ایک تار آیا کہ

مصطفیٰ کمال پاشا نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا۔ کہ "مذہب کو سیاسیات کے بارے سبکدوش کر دینے۔ طریق تعلیم میں یک رنگی پیدا کر دینے اور عدالتی نظام کو ان اثرات سے نجات دلانے کی ضرورت ہے جن کے ماتحت اب تک عدالتی نظام رہا ہے" یہ ابتدا تھی۔ دوسری مارچ کو جو تار آیا اس سے معلوم ہوا کہ عوام پسند جماعت کا ایک ضروری اجلاس ہونے والا ہے جس میں چند مسودات قوانین پر غور ہوگا اور ان میں یہ مسودات بھی تھے۔ وزارت اوقاف اور مدارس دینیات کی تنسیخ اور ایک مسودہ قانون خفیفہ اور خلافت کے متعلق تھا۔ کہ خلیفہ کو معزول کر دیا جائے۔ اور منصب خلافت کو منسوخ کیا جائے۔ نہ صرف یہ بلکہ دس دن کے اندر اندر خلیفہ کے خاندان کو ہمیشہ کے لئے ملک بدر کیا جائے۔ اور خاندان کے ارکان کو ترکی شہریت کے حقوق سے محروم کر دیا جائے اس مسودہ کی منظوری کی توقع کا اظہار کیا گیا۔ کہ مجلس ملیہ کے سہ پہر کے اجلاس میں جلدی سے منظور کرایا جائے گا"

ان خبروں پر کسی ریمارک کی ضرورت نہیں۔ یہاں ہندوستان میں ہمارے سیاسی ایجی ٹیٹر نظام حکومت کے خلاف جو شور مچاتے ہیں وہ خدا کے لئے غور کریں۔ کہ اس ظلم کی بھی کوئی حد ہے کہ سارا خاندان شہر بدر اور حقوق شہریت سے محروم! اور پھر اس فیصلہ کے لئے اس قدر عجلت سے کام لیا گیا کہ جس کی نظیر درخشاں آئین کی مجالس میں کم ملیگی۔

خلافت منسوخ خلیفہ معزول

غرض یہ خبریں آچکی ہیں۔ کہ لنڈن سے ۳ مارچ کا تار آیا کہ مجلس عالیہ ملیہ انگورہ نے خلیفۃ المسلمین کو معزول اور خلافت کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور اس کو ہدایت کی گئی کہ خلیفہ اور اس کے خاندان کی خوب ... کہ ... جائیں۔ اس

خبر کا اثر خلیفۃ المسلمین کی طرز پر اتنا ہوا کہ وہ اس رنج سے صاحب فراش ہو گئے اور خواجہ سرائے تک کا چھوڑ دیا۔

صدر مجلس ملیہ بھی خلیفہ نہیں ہو سکتا

ایک اور تجویز ہو سکتی تھی کہ صدر ملیہ ہی خلیفہ ہو مگر یہ تجویز بھی مسترد کر دی گئی۔ کیونکہ ارتقا پسند جماعت کا رویہ خلافت کے متعلق یہ ہے۔ کہ "منصب خلافت جمہوریت کیلئے ایک خطرہ ہے اور منصب خلافت کی موجودگی مذہبی اور تاریخی دلائل کی بنا پر ناواجب ہے"

کسی اور کے خلیفہ بنانے کا سوال ہی نہیں۔ اور کسی مسلم یا غیر مسلم ملک کی رائے پر اس بارہ میں توجہ ہی مبذول نہ ہوگی

اسلامی ہند کے سکولوں میں تلاطم

ان خبروں کے آنے سے اسلامی ہند میں ایک تلاطم کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ خصوصاً خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ جس وقت یہ خبر دہلی میں پہنچی ہے ہلال احمر کے وفد کو کونسل آف سٹیٹ اور اسمبلی کے مسلم ارکان نے دعوت پر بلایا ہوا تھا۔ اور اسی مجلس دعوت میں وزیر مالیات سر بسی بلیکٹ۔ سر ... چڑجی۔ حکیم اجمل خاں۔ ڈاکٹر انصاری سفیر افغانستان اور بہت سے عمائد و روساء شریک تھے۔ اسی جلسہ میں یہ خبر سنائی گئی ارکان وفد کے لئے اس کے سوا کیا چارہ تھا۔ کہ وہ حیران رہ گئے۔ اور یہی کہا کہ سلطان نے اپنے طرز عمل سے اس جماعت کو ناراض کر دیا ہے مگر یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی طفل تسلیاں واقعات کو تاریک نہیں کر سکتی ہیں۔ غرض اس خبر نے بجلی کا سا اثر کیا

مجلس خلافت کی حالت اور ارادہ

مجلس خلافت کے ارکان کو سنکر بہت قلق ہوا

مجلس خلافت نے ارادہ کیا ہے کہ ایک وفد انگورہ بھیجا جائے تاکہ ترک رہنماؤں سے بالمشافہ گفتگو کرے۔ تعجب ہے کہ ان لوگوں کو پہلے سے اس کا تجربہ ہے کہ ترک انکی کوئی بات نہیں سننا چاہتے۔ کیا جنگ میں شریعت سے انکو روکنے کے لئے تار پر تار نہیں دئے تھے۔ ورنہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ کسی رائے پر توجہ ہی نہ ہوگی۔

مجلس خلافت اور جمعیۃ العلماء پر کیا اثر ہوا؟

بعضوں نے سرے سے خبر ہی کو غلط سمجھا اور صحیح خبر کے لئے تار دئے مگر یہ دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے کی مصداق ہوئے۔

دل ان کے جو نتیجہ میں کہتے ہیں ہے اور یہی ہونا تھا۔ مگر ہندوستانی کے مسلمانوں نے عدم رہبری سے مجبور ہو کے کوئی نہ کوئی بات ضرور بنانی چاہیے۔ چنانچہ مجلس مرکزیہ خلافت بمبئی نے مجدد خلافت مصطفیٰ کمال پاشا کو بجری تار دیا۔ کہ

"اس خبر سے مسلمانوں میں بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ آپ بیان کردہ فیصلوں کے متعلق بجری پیغام کے ذریعہ سے صحیح واقعات کی اطلاع دیں"

مجلس خلافت اور جمعیۃ العلماء کے غیر معمولی اجلاس غور کیلئے بلانے کا عزم کیا گیا ہے۔ چنانچہ تار برقی کے ذریعہ ارکان مجلس جمعیۃ العلماء کو ۹ر مارچ کے اجلاس میں علیگڑھ بلایا گیا ہے۔ اور ایسا ہی مجلس خلافت کا خاص اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ تاکہ اس طریق کار کو سوچا جائے جو آئندہ مسلمانان ہند کو اختیار کرنا پڑے گا۔

معزول خلیفہ کی روانگی کا عبرتناک نظارہ

۴ر مارچ ۱۹۲۴ء کو قسطنطنیہ میں ایک حشر بپا تھا دو بجے صبح خلیفہ کو تخت سے اترنے اور ملک سے فی الفور روانہ ہو جانے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ دو گھنٹہ کے اندر انکو طیار ہو جانا پڑا۔ اور وہ اپنی دونوں بیویوں اور بیٹے اور بیٹی کو ہمراہ لیکر موٹر میں بیٹھ کر سرحدی سٹیشن شتلجہ کو روانہ ہو گئے۔ وہاں ایک سپیشل ٹرین پہلے سے طیار کھڑی تھی۔ محل سے روانہ ہوتے وقت ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے تھے۔ آپ نے چند حاضر اشخاص سے مصافحہ کیا۔ اور باچشم گریاں کہا کہ اللہ تعالیٰ ان اشخاص کو کامیابی عطا کرے۔ جو وطن کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ اس عا کی حقیقت ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ ۵ مارچ کا دن انہوں نے شتلجہ میں گذارا اور شام کے وقت سوئیزرلینڈ کو روانہ ہو گئے۔ انہیں اپنے مصارف کے لئے ۲۰۰۰ پونڈ دئے گئے ان کو ۱۲۰۰۰ بارہ ہزار پونڈ اور دئے جائیں گے اخبارات کے نامہ نگار بیان کرتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین کمزور اور علیل نظر آتے تھے۔ صوفیہ سے جو تار ۶ر مارچ کا آیا اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ملول نظر آتے تھے۔

سلطان کا ملول ہونا ظاہر ہے۔ جس کا تاج و تخت چھن گیا ہو۔ جو کل تک بادشاہ تھا۔ اور آج دوسروں کے رحم پر ہے۔ اس کی ناامیدی اور پژمردہ خاطری نمایاں ہے غرض سلطان ترکی معزول ہو کر سوئیزرلینڈ تشریف لے گئے۔ اور ٹریسٹ کے تار سے معلوم ہوا کہ ۷ر مارچ ۱۹۲۴ء کو وہاں پہونچ گئے ہیں۔

اس معزولی پر اظہار خیالات

سلطان یا خلیفہ (جو کچھ بھی کہو) کی معزولی پر ہر ملک کے اخبارات اور اہل الرائے نے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر یہ نرے خیالات ہی ہیں۔ اور اس سے آگے عملی صورت کوئی نہیں ہے۔ تاہم اس امر کی ضرورت ہے کہ ناظرین کو ان خیالات کا بھی کسی قدر علم ہو جائے۔

دہلی ٹیلیگراف کی رائے

اخبار دہلی ٹیلیگراف مصطفیٰ کمال پاشا کے فعل پر اظہار تعجب کرتا ہوا اسے نہایت جابرانہ قرار دیتا ہے اور ان ذرائع پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ جو قدامت پسندوں کے احتجاج کے دبانے میں استعمال کئے گئے۔ مگر مسلمانان ہندوستان کی حالت ناقابل برداشت ہے۔ ان کو دھوکا دیا گیا ہے۔ انہیں بے وقوف بنایا گیا ہے۔ ان کو نہایت بے پروائی سے آلہ کار بنایا گیا۔ تاکہ مذاکرات موزوں کے موقعہ پر ایسے ملک کے لئے فائدہ حاصل کیا جائے۔ جس پر جعل سازوں کا گروہ قابض ہے۔

اخبار ٹائمز کا افسوس

ٹائمز ۵ مارچ کے لیڈنگ آرٹیکل میں اظہار افسوس کرتا ہے کہ ایک زبردست مذہب کا ایسا قابل قدر نظام غائب ہو گیا۔

پیٹیٹ جرنل کی رائے

اس سے فرانس اور برطانیہ جیسے ممالک پر جن کے قبضہ میں مسلمان آبادیاں ہیں مخالفانہ اثر پڑیگا۔ مسلمانوں کا پروپیگنڈا بنا دیا جائے گا۔ یا کم از کم کئی سال تک ملتوی ہو جائے گا۔

پیٹیٹ پریسین کہتا ہے کہ تنسیخ خلافت سے ترکی کے لئے ایسے نتائج پیدا ہونے کا امکان ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ آئے ہوں۔ شاہ حسین کی نسبت کہتا ہے کہ وہ اعزاز خلافت کا حامل ہو سکتا ہے۔

ترکوں میں مذہب و شریعت کا مخالف طوفان موجزن ہے

ایکو ڈی پیرس کہتا ہے کہ آج یورپ اور ایشیا کے درمیان جو قوت فاصل حائل تھی دور ہو گئی۔

رائٹ آنریبل سید امیر علی کی رائے

سید امیر علی بالقابہ نے ٹائمز کے نمائندہ سے کہا ہے کہ گو تحقیقی طور پر یہ بتانا مشکل ہے کہ کہ اس فیصلہ کا مسلمانان ہند کے قلوب پر کیا اثر ہوگا۔ مگر یہ بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اسلام اور تمدن عام پر اس کا تباہی انگیز اثر ہوگا۔ ایک قدیم منصب کا ٹوٹنا جسے عالم اسلام مرکز وحدت خیال کرتا تھا اسلام کی اخلاقی قوت کے انتشار کا پیش خیمہ ہے۔

بمبئی کرانیکل کی رائے

معلوم نہیں ترکی کے باہر کے مسلمان اس فیصلہ کو کس طرح برقبول کر سکتے ہیں اور خلیفہ کی پوزیشن بالکل ادنےٰ اور بے عزتی کی ہو جائے گی۔ اس وقت لفاظی کا کام نہیں ہے یہ وقت عمل کا ہے۔ مگر کیا مسلمانان ہند عمل کے لئے طیار رہیں۔ ترکی قوم پرست اور خلیفہ ہر دو جانتے ہیں کہ

مسلمانان ہند عمل کیلئے طیار نہیں

مولانا عبد الماجد بدایونی کی رائے

آپ نے مسلمانوں کو ہدایت کی کہ مسئلہ خلافت میں ایسی غلطی کا ہرگز ہرگز ارتکاب نہ کریں جو اپنی جگ ہنسائی کا باعث ہو۔ یقیناً مصطفیٰ کمال پاشا اور مجلس علیہ انگورہ کا یہ منصب اور حق نہ تھا۔ کہ وہ خلیفہ کو معزول اور خلافت کو ختم کریں۔ انہوں نے اس حکم کے نافذ کرنے میں یقیناً اور واقعتاً ایک زبردست غلطی کی ہے۔

مولانا عبد الماجد بدایونی کا تار غازی عصمت پاشا کے نام

مولانا عبد الماجد بدایونی نے حسب ذیل تار غازی عصمت پاشا کو بھیجی ہے۔ خلیفۃ المسلمین کے عزل و اجلاء کی خبر نہ صرف مسلمانان عالم کے لئے موجب اضمحلال و رنج ہے۔ بلکہ میری ناقص رائے میں اتحاد عالم کی بنیادوں کو مرتعش کرنے کے لئے کافی ہے۔ میں یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ مجلس عالیہ ملیہ انگورہ نے زبردست سیاسی غلطی کی ہے۔ جس سے مختلف ممالک کے مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائیگا۔ اور دنیاء اسلام کے مرکز کو سخت صدمہ پہنچے گا۔"

جدید خلافت کے مدعی شاہ حسین کی خلافت

خلافت ترکیہ کے عزل پر جیسا کہ امید تھی۔ جدید خلافت کے دعوے شروع ہو گئے ہیں۔ شاہ حسین ملک حجاز نے عراق اور شرق اردن کے خلیفہ ہونے کا اعلان کیا ہے۔ چنانچہ یروشلم کی برقی خبر مورخہ ۸ مارچ سے ظاہر ہے کہ "حسین شاہ حجاز نے عراق شرق اردن اور حجاز کے خلیفہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ شرق اردن کی حکومت نے رائٹر کو اطلاع دی ہے کہ شاہ حسین نے عراق شرق اردن اور حجاز کے مسلمانوں کی طرف سے منصب خلافت منظور فرما لیا ہے۔ اور ان مقامات کے مسلمانوں نے شاہ حسین کے خلیفہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ دیگر ممالک بھی ان کی تقلید کرینگے۔"

شاہ حسین کی خلافت اور فرانس

پیرس ۸ مارچ شاہ حسین کے منصب خلافت کو قبول کر لیا۔ فرانس میں اس خبر کو نہایت دلچسپی سے سنا گیا۔ کیونکہ فرانس ایک زبردست اسلامی سلطنت ہے۔ بعض حلقے زور دے رہے ہیں کہ فرانس خلیفہ عبد المجید کو فرانس کی سرزمین میں تشریف لانے کی دعوت دے۔ غالباً ٹیونس کی دعوت دی جائیگی۔

دوسرے دعویدار اور مصر و مراکش کے امیدوار

لندن ۹ مارچ شاہ حسین کی خلافت کے اعلان کے سلسلہ میں مزید تغیر حالات کی توقع کی جاتی ہے۔ توقع کے مطابق مصر اور مراکش والے بھی اپنے اپنے امیدوار پیش کرتے ہیں۔ لیکن مسلمانان ہندوستان کی رائے کا خاص طور پر انتظار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حجاز عراق اور شرق اردن کے مسلمان اسلام کا ایک قلیل جزو ہیں۔

فرخ آباد میں علماء کی تقاریر کے خطرناک نتائج

۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ فروری کو جو جلسہ سید آل نبی کی تحریک سے احمدی جماعت کے خلاف ہوا تھا۔ اور جس میں چار دن روز جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کو خوب پیٹ بھر کر گالیاں دی گئی تھیں۔ اور شہر کے عام مسلمانوں کو احمدی مبلغین کے خلاف بھڑکایا گیا تھا۔ اس کے خطرناک نتائج نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۲۵ فروری کو شام کے تقریباً ۸ بجے چند شریروں نے ہمارے مبلغین کے مکان پر حملہ کیا۔ اور دو مبلغوں کو لاٹھیوں سے زدوکوب کیا۔ جس سے ایک مبلغ کے ہاتھ پر اور دوسرے کی ران پر خدا زیادہ چوٹیں آئیں۔ اس کے علاوہ ۲۹ فروری کو ہمارا ایک مبلغ کسی گاؤں کو تبلیغ کے لئے جا رہا تھا اسے راستہ میں گھیر لیا اور لاٹھیاں دکھا دکھا کر دھمکیاں دیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے بچا لیا۔

کیا مسلمانوں کے یہی اخلاق ہوتے ہیں۔ ہمیں مولویوں کی حالت پر رونا آتا ہے کہ یہ لوگ اپنے افعال قبیحہ سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ کہاں اخلاق رسول اللہ صلعم کہ کفار سے بھی محبت اور نرمی کا برتاؤ۔ کہاں یہ چودھویں صدی کے نام نہاد علماء کہ کلمہ گویوں سے بھی اس قدر سختی اور زبردستی۔ یا خدا ان پر رحم فرما۔ والسلام

(چوہدری عبد اللہ خان بھٹی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

پروگرام مجلس مستورات جماعت ہائے احمدیہ منعقدہ ۳۰ و ۳۱ و ۲۲ مارچ ۱۹۲۴ء

۳۰ مارچ بروز [illegible]

وقت	پروگرام
۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک	مختلف جماعتوں کی سالانہ رپورٹیں
۱۲ بجے سے ۱ بجے تک	تقرر سب کمیٹی ہائے

نماز ظہر و عصر

وقت	پروگرام
۲ بجے سے ۵ بجے شام تک	اجلاس سب کمیٹی ہائے

۳۱ مارچ بروز بدھ

وقت	پروگرام
۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک	رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ

نماز جمعہ

وقت	پروگرام
۳ بجے سے ۵ بجے شام تک	[illegible]

۲۲ مارچ بروز ہفتہ

وقت	پروگرام
۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک	[illegible]

نماز ظہر و عصر

وقت	پروگرام
۲ بجے سے ۶ بجے شام تک	[illegible]

نوٹ: مجلس مستورات تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں منعقد ہوگی اور [illegible]

خاکسار
حشمت بخش سیکرٹری مستورات

منسوخ شدہ منصب خلافت کے متعلق مزید خبریں

معزول خلیفۃ المسلمین سوئٹزرلینڈ پہونچکر آرام کر رہے ہیں۔ ابھی کوئی بیان شائع کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ مگر ان کے مصاحبین نے ظاہر کیا ہے کہ وہ منصب **خلافت** سے دست بردار نہیں ہوئے۔ بلکہ انہوں نے مجلس ملیہ کے سامنے کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ اور یہ فیصلہ خلاف قانون ہے ہوٹل پر ترکی جھنڈا لہرا رہا ہے۔ **اس سے** پہلے جب ان کے پیشرو کو معزول کیا گیا ہے۔ تو انہوں نے بھی باہر جا کر یہی اعلان کیا کہ وہ ابھی خلیفہ ہیں۔ موجودہ سلطان کے متعلق بھی یہی خیال ظاہر کیا جاتا ہے۔ بہتر ہوگا کہ دونوں مل جاویں اور فیصلہ کر لیں۔

شاہی خاندان کے ارکان ہنگری میں قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ۹ر مارچ کو صوفیہ سے گذرتے ہوئے انہوں نے ظاہر کیا کہ وہ **بلغاریہ** میں قیام کرنا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ یہاں اور ملکوں کی بہ نسبت مسلمانوں کو زیادہ آزادی حاصل ہے۔ لیکن یہ ملک ترکی کے نزدیک تھا اس لئے گڑبڑ کا اندیشہ ہے۔ لہذا ہم ہنگری میں رہینگے۔ اور ہنگری نے اجازت دے دی ہے۔

مولانا محمد علی کا اظہار نفرت

مولانا **محمد علی** نے علیگڈھ کی جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ ترکوں کی کارروائی کے خلاف بزور اظہار ملامت کیا کہ انہوں نے خلیفہ کو **معزول** اور خلافت کو **منسوخ** کر دیا۔ خلافت اسلام کی **روح** ہے۔ مجھے اس وجہ سے زیادہ غصہ ہے کہ اسلام پر یہ **ضرب خود اس کے زبردست حامیوں نے لگائی ہے**۔ ترکوں نے خلافت مذہب کا خاتمہ کیا ہے۔ اور ایسے لوگوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔

مولانا محمد علی نے آخر میں ہندو دوستوں کی تجویز کا حوالہ دیا کہ خلیفہ کو ہندوستان میں رکھا جائے۔

ایڈیٹر یہ ساری باتیں اب بعد از وقت اور تاویلات رکیکہ ہیں۔

گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

مسلمانوں کی فلاح کا راز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ہے۔ جس کی سچائی خدا زور آور حملوں سے ثابت کر رہا ہے۔

خطبہ میں خلیفۃ المسلمین کی بجائے جمہوریت

آئندہ خطبہ میں خلیفہ کی بجائے جمہوریت کا نام لیا جائیگا۔ اور ۷ر مارچ سے اسیر عسکر حشر عسکر ہو گیا سوائے فارغ التحصیل علماء کے باقی کسی کو پگڑی باندھنے کی اجازت نہ ہوگی

مصر والوں کے خیالات

مصر میں تین قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ (۱) عزل خلافت کو تسلیم نہ کیا جائے۔ (۲) کوئی جدید خلیفہ تجویز نہ کیا جائے۔ کیونکہ کوئی امیدوار ابھی اس قابل نہیں کہ دنیائے اسلام اسے اپنا نمائندہ تسلیم کرے (۳) علم خلافت مصریوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ جو عربی پڑھنے والوں میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔

جناب **شیخ** غلام حسین صاحب وزیر بلدیات بمبئی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے کہا کہ مجلس ملیہ ترکیہ کی یہ کارروائی کہ اس نے بے وجہ خلیفہ کو معزول کر دیا ہے۔ اور مسلمانوں سے مشورہ لئے بغیر خلافت کو منسوخ کر دیا ہے۔ **جابرانہ** اور ناجائز ہے اسے کوئی حق حاصل نہیں کہ ایسے معاملہ میں جس کے ہر حصہ عالم کے مسلمانوں کو مساوی حق ہو خود فیصلہ کرے

جناب **مشیر** حسین صاحب قدوائی نے تحریک کی ہے کہ مسلمان مجلس ملیہ ترکیہ سے درخواست کریں کہ اپنے صدر کو خلیفہ بنائیں۔ اگر اس کا تسلی بخش نتیجہ نہ نکلے تو **شاہ حجاز** کی خلافت کا اعلان کریں۔ اس کی **اتحاد عرب** کی سکیم کی جیش خلافت کے ذریعہ سے حمایت کریں۔ مسلمان خلافت کے متعلق برطانیہ سے جھگڑا نہ کریں۔ جناب **قدوائی** کی اس تحریک کا کیا اثر ہوگا واقعات بتائیں گے۔ کیا ہندوستان کے مسلم اخبارات جو ملک الحجاز کی خطرناک مخالفت کر چکے ہیں۔ اب اسکی تائید کیلئے اٹھ کھڑے ہونگے؟ اور کیا اگر صدر خلیفہ ہوگا تو اسکا تقرر میعادی ہوگا؟ اور خلافت حقہ معزول ہو سکتی ہے؟ یہ سب لغویات ہیں اب ایک ہی راہ کھلی ہے کہ

خلافت حقہ راشدہ موعودہ کے سامنے سر جھکا دو اور وہ قادیان میں ہے۔

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ نسبتاً اچھی ہے۔ اگرچہ حلق کی شکایت بدستور ہے۔ اور اس قدرتی اور طبعی طریق کار سے بھی گریز نہیں ہو سکتا۔ کہ اکثر آپ جب باہر نشست فرماتے ہیں تو مختلف امور پر گفتگو کرنی پڑتی ہے۔ اور دوسرے سلسلہ کے کاموں میں انہماک صحت کو کامل نہیں ہونے دیتا۔ اس لئے احباب آپ کی **صحت** کیلئے التزاماً دعا کرتے رہیں۔ چند روزہ تبدیل آب و ہوا نے جو بہتر اثر کیا تھا وہ کثرت کار اپنی پہلی صورت پر لا رہی ہے۔ مجلس مشاورت کے قریب کیوجہ سے آپ کی مصروفیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

۲۔ مجلس مشاورت ۲۰ر مارچ ۱۹۲۴ء کی صبح سے شروع ہوگی اس لئے احباب کا فرض ہے کہ وہ ۱۹ر مارچ ۱۹۲۴ء تک یہاں پہنچ جاویں۔

۳۔ چوہدری نصر اللہ خانصاحب ناظر اعلیٰ چند روز کیلئے رخصت پر گئے ہیں۔ مولوی شیر علی صاحب انکی جگہ کام کر رہے ہیں۔

۴۔ **صیغہ ہسپتال** کو نہایت مفید اور وسیع بنایا جا رہا ہے۔ ایک لیڈی مس ... کی خدمات پہلے سے حاصل کی جا چکی ہیں۔ اب حضرت قادیان کے اطراف والوں پر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی خدمات بھی ہسپتال کیلئے حاصل کر لی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف پیشتر بیمار رہے تھے۔ وہاں کے حاجیہ نے جو آئی ایم ایس کی تھی اور وہ ۱۶ر مارچ ۱۹۲۴ء کو روانہ ہونے والے تھے۔ احباب قادیان نے اس ضرورت کا احساس کر کے صدر انجمن کو توجہ دلائی۔ خدا کا شکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب اور انجمن نے اپنے دوستوں کو مایوس نہیں کیا۔

یونانی شفا خانہ نور بھی کھل چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے توقع ہے کہ قادیان کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات صحت نہایت عمدگی سے پوری ہو سکینگی۔

۵۔ مولوی محمد علی صاحب کی سپلٹ کا جواب تو اردو میں تو عرصہ ہوا شائع ہو چکا ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی طبع ہو گیا ہے۔ امید ہے مجلس مشاورت کے موقعہ تک مکمل ہو کر آ جائیگا۔

۶۔ مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سالانہ امتحان ہو چکے ہیں۔ اور اب سکول چند روز کیلئے بند ہوگا اور یکم اپریل ۱۹۲۴ء سے نئی جماعت بندی ہوگی۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو بھیجیں۔

اپنے بھائیوں کیلئے دعا کرو

اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل احباب نے دعا کی تحریک کیلئے لکھا ہے (ایڈیٹر)

۱۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (صاحبزادی حضرت مسیح موعودؑ) نے مالیر کوٹلہ سے میاں عبد الرحیم خانصاحب خالد خلف الرشید حضرت نواب محمد علی خانصاحب کیلئے دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ میں اس خط پر تادیب النساء میں انشاء اللہ ایک مضمون لکھونگا۔ سر دست احباب سے درخواست ہے کہ وہ عبد الرحیم خان خالد (جو بغرض تعلیم انگلستان گئے ہوئے ہیں) کیلئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ عزت کیساتھ کامیاب کر کے جلد واپس لاوے۔ اور دینی دنیوی روحانی وجسمانی برکات اپنے خاص فضل سے انپر نازل کرے۔ آمین۔

۲۔ مجاہدین سلسلہ کی صحت اور کامیابی کی دعا اور سلسلہ کے آفاق میں پھیل جانے کی دعا۔

۳۔ سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب سکندر آبادی ایک خاص ابتلا میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صدق اور وفا کے اعلیٰ مراتب کے ساتھ اپنے دینی مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور ان کے خاندان کو اس نعمت سے بہرہ اندوز کرے۔ جو ان پر کی ہے۔

۴۔ سیٹھ حاجی ابراہیم صاحب سکندر آبادی بعض مالی ابتلاؤں میں ہیں ان کی فلاح اور کامیابی کے لئے دعا کی جاوے۔

۵۔ مخدوم محمد افضل صاحب سب انسپکٹر تونسہ کے فرزند رشید جو ایم اے کا امتحان دینے والے ہیں بیمار ہیں انکی صحت اور کامیابی کیلئے دعا کیجائے

۶۔ عنایت اللہ تاجر کتب قادیان کے لئے دعا کی جاوے۔

۷۔ سیٹھ محمد غوث احمدی حیدر آبادی (جو سلسلہ کے نہایت مخلص خادم ہیں) کے صاحبزادہ محمد اعظم کے امتحان میں شریک ہوا ہے جو ۱۷ مارچ سے شروع ہوگا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں خود سیٹھ صاحب کی ہر قسم کی کامیابی کے لئے بھی

مجلس مشاورت کا آنے والا اجلاس

ایک ہفتہ کے بعد مجلس **مشاورت** کا اجلاس سلسلہ کے مرکز قادیان میں ہونیوالا ہے۔ اس اجلاس میں سلسلہ کی **بہتری** اور **ترقی** کے لئے نہایت اہم اور ضروری امور پیش ہونگے۔ جیسا کہ ایجنڈا سے ظاہر ہوگا۔

حضرت **خلیفۃ المسیح** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے **عہد خلافت** میں اس امر کا بارہا اعلان فرمایا کہ میں **خلافت بلا مشورہ** کے قائل نہیں ہوں۔ اور آپ نے **مشورہ** کی ضرورت اور **اہمیت** کو ہمیشہ اپنے عمل سے **ثابت** کیا ہے۔ **دنیا** بھر کی مجالس شوریٰ میں بھی ایک مجلس **مشاورت** ہے۔ جسکی غرض وغایت محض خدا تعالے کے دین کی اشاعت وتبلیغ اور **قرآن کریم** کے احکام کی تعمیل وترویج ہے۔ آئے دن ہم مختلف **قوموں** کی کانفرنسوں کے اعلان پڑھتے ہیں۔ مگر ان کے اور ہمارے مقاصد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

اس مجلس میں جماعت کے نمایندوں کا شریک ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس پاک مقصد کے لئے اپنے **اوقات** اور **اموال** کی حقیر قربانی کے لئے ہمہ تن طیار ہو جائیں۔ اجلاس میں پیش ہونے والے **امور** اپنی جماعتوں میں باقاعدہ پیش کئے جاویں۔ اور احباب سے مشورہ کیا جاوے اور جو نمایندے اپنی جماعت کی طرف سے شریک اجلاس ہونے کے لئے آئیں وہ اپنے طور پر تیار ہو کر آئیں تاکہ **مشورہ** کا صحیح اور حقیقی فائدہ حاصل ہو۔

ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے اور ہماری ذمہ داریاں بہت اہم اور وسیع ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ سلسلہ کے کاموں کے لئے ہم نہایت غور وفکر اور توجہ الی اللہ کے ساتھ اپنے آپ کو مصروف کریں۔ اور ہر کام کے مختلف پہلوؤں پر غور کر کے صحیح نتیجہ پر پہونچنے کی انتہائی کوشش کریں۔ اور پھر معاملہ کو خدا پر چھوڑ دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے مجلس مشاورت کی تقاریر صدارت میں ہمیشہ اس امر کو واضح کر دیا ہے۔ کہ ہم کو رائے دیتے وقت کن امور کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور اس بات کی صراحت اور وضاحت ہو چکی ہے کہ فیصلہ جات کے لئے **اسلامی** طریق کیا ہے۔ کثرت رائے اور اتفاق رائے نہایت ہی مستحسن امر ہے۔ اور بہت بابرکت اور قابل امر ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے جس کو **منصب** خلافت پر فائز فرمایا ہے اور جماعت کی **تنظیم واصلاح** کا کام جس کے سپرد کیا ہے۔ وہ مجبور اور پابند نہیں۔ کہ کثرت رائے کا اتباع کرے۔ بلکہ اگر ان کی **فراست** مومنانہ اور اس کا **فہم سلیم** اس کو قلت رائے کے ساتھ اتفاق کرنے کا مشورہ دیگیا تو **اکثریت** کو حق نہیں کہ وہ اپنی رائے پر اصرار کرے۔ ہمارے لئے واجب الاطاعت وہی راہ ہے جو خدا کا فرستادہ کا **جانشین** دکھائے گا۔

یہ اسلامی **طریق** مشورہ ہر قسم کے پارٹی فیلنگ کو دور کر دیتا ہے۔ جب رائے دینے والے کو یہ خیال اور یقین ہے کہ محض کثرت رائے کوئی چیز نہیں تو وہ اپنی رائے محض خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے پیش کریگا۔ نہ کسی فریق کی تائید اور توثیق کے لئے۔ غرض مجلس **مشاورت** سلسلہ کی زندگی کے لئے **دماغ** کی قائم مقام ہے۔ اور اس موقع پر بہترین **دماغ** اخلاص اور عقیدت کے ساتھ جمع ہو کر سلسلہ کی ضروریات اور **نظام** عمل پر غور کرینگے تمام انجمنوں کے سکرٹری صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کو جمع کر کے پیش ہونے والے **امور** پر پوری **بحث** کریں۔ اور پھر اپنے نمایندہ منتخب کر کے بھیجیں۔ نمایندوں کے انتخاب کے متعلق میں بحیثیت ایک خادم قوم کے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات یہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ سکرٹری اور **پریذیڈنٹ** ہی نمایندے ہیں۔ حالانکہ ممکن ہے ان سے بہتر رائے رکھنے والے لوگ بھی ہوں۔ جہانتک میں نے **حضرت** خلیفۃ المسیح کے منشاء کو اس بارہ میں سمجھا ہے۔ آپ کا یہی مقصد ہے کہ لوگوں میں **انتخابی** روح پیدا ہو اور وہ اچھے کام کرنے والے اور بہترین مشورہ دینے والوں کو منتخب کر سکیں۔

پس اگر سکرٹری یا پریذیڈنٹ کے **سوا جماعت** کے دوسرے افراد اور کارکنوں میں سے کوئی آدمی **نمایندہ** جماعت منتخب کیا جا سکتا ہے تو اس میں بھی **مضایقہ** نہیں ہونا چاہیئے۔ اس سے دوسرے لوگوں میں سلسلہ کے لئے کام کرنے کی **دلچسپی** بڑھتی رہتی ہے۔ **بہرحال** اب وقت کم ہے۔ اور ہر جماعت کو اپنے نمایندے بھیجنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ مجلس مشاورت کا یہ اجلاس ایسا ہو کہ کوئی بھی جماعت باقی نہ رہے جس کے **نمایندے** اس مجلس میں موجود نہ ہوں۔

اعلان

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ ۷ مارچ کو وی پی کئے جاویں گے۔ سو اب ان تمام دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ تمام خریداران الحکم وی پی وصول فرما دیں۔ اگر ان کو کسی قسم کا شک ہو تو وہ وی پی [illegible] دفتر سے دریافت کر سکتے ہیں۔ اول تو ہم نے دفتر سے کارڈ جاری کئے ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بہ وی پی بقایا کا ہے یا پیشگی کا۔ جنہوں نے ۱۹۲۴ء کی پیشگی قیمت فورا ادا کر دینی چاہیئے تاکہ اخبار کی اشاعت میں کسی قسم کی روک نہ ہو۔ والسلام

خاکسار
منیجر اخبار الحکم

جناب شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری کی وفات

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں وہ مکتوب شایع ہو چکا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کے آخری ایام علالت میں انکو لکھا۔ افسوس ہے شیخ صاحب کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ پونے ایک بجے ۲ مارچ ۱۹۲۴ء کو اس دنیا کو چھوڑ گئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

شیخ صاحب کی وفات سے قدرتی طور پر ہم کو صدمہ اور رنج ہے۔ اگرچہ شیخ صاحب پیغامی دوستوں کے زیر اثر آغاز خلافت ثانیہ میں ہم سے الگ ہو گئے۔ مگر انہوں نے کبھی **حضرت** خلیفۃ المسیح کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کو جائز نہ رکھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انہیں محبت تھی اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے سلسلہ کی مالی **خدمت** میں ہمیشہ حصہ سے حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **ازالہ اوہام** میں جہاں ان کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اس میں ان کے لئے یہ بھی دعا کی تھی۔ کہ

خدا تعالےٰ کشاکش مکروہات سے بچا کر
اپنی محبت کی حلاوت سے حصہ وافر بخشے آمین

اس سے معلوم ہوتا تھا کہ کچھ **مکروہات** انہیں پیش آنے والے تھے۔ اور اس کا ظہور **خلافت** ثانیہ کے آغاز میں ہو گیا۔ ہماری دلی خواہش اور آرزو تھی۔ کہ وہ اپنے آقا اور محسن حضرت **مسیح** موعود علیہ الصلوٰۃ کے مقبرہ میں جگہ پاتے۔ مگر مشیت **ایزدی** نے انہیں موقعہ نہ دیا۔

بہرحال شیخ صاحب کی **وفات** سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے دوستوں کی تعداد میں ایک اور کمی ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ اور ان کو توفیق دے کہ وہ اس خط سے جو حضرت خلیفۃ المسیح نے انکے والد بزرگوار کو آخری ساعات زندگی میں بھیجا فائدہ اٹھائیں۔

مجھکو نہایت افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ پیغام نے اس خط کا ذکر تک نہیں کیا جو حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھا تھا۔ حالانکہ بطور **ایک واقعہ** کے بھی کا [illegible] تھا کہ وہ اس خط کو چھاپ دیتا تاکہ [illegible] کو بھی اس پر غور کرنے کا موقعہ [illegible] کی [illegible] سے [illegible] پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی **غلطیوں** اور **کمزوریوں** کو معاف فرما دے۔ اور اپنے فضل وکرم کے دامن میں ان کو جگہ دے۔

اکمل [illegible]

تم مبلغ بن جاؤ

قادیان کی جماعت کوئی معمولی جماعت نہیں ہے یہ وہ جماعت ہے جس کو کہ خدا کے پیارے مسیح موعود (فداہ ابی وامی) نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا۔ اس خدا کے محبوب کی دعاؤں نے دنیا کے اطراف عالم میں ایک نمایاں اثر پیدا کیا۔ اور مخلوق خدا اس کی طرف جوق در جوق آئی اور آج تیرہ سو برس کے بعد اس پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا ابھی حال ہی میں ایک کثیر التعداد مذہبی سکھوں کی مشرف باسلام ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ یہ اسلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ جو آج کئی سو سال تک متواتر تلاش کرنے سے کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتا۔ اس پیارے سے خدا نے کلام کیا۔ اور اس کی سچائی کے متواتر نشانات ظاہر کر کے دنیا پر یہ ثابت کر دیا۔ کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ جس پر کہ انسان چلکر خدا کا پیارا اور محبوب بن جاتا ہے۔

اسلام کا منور چہرہ غبار آلودہ ہو گیا تھا اس کو احمد جری اللہ فی حلل الانبیاء نے دنیا کے سامنے ایک نیر اعظم کی طرح پیش کیا۔ اور آج پھر اسلام شان و شوکت سے دنیا پر ظاہر ہوا۔

احمد علیہ السلام نے حق کے پیاسوں کو وہ شربت پلایا جس سے کہ ان کی تشنگی بالکل دور ہو گی۔ اور وہ خزانہ عرفان الٰہی کا دیا کہ جس میں کہ خرچ کرنے سے کمی نہیں آتی۔ بلکہ زیادتی ہوتی ہے۔

ہماری جماعت کب تک اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھے گی اور کب تک غفلت کی نیند سوتی رہیگی۔ کام کرنے کا وقت آ گیا اب سستیاں نہایت مضر بلکہ مہلک ہیں۔ حق کے پیاسوں کی زبان پر العطش العطش ہے۔ اٹھو اور کمر ہمت باندھ کر حق کی اشاعت کرو۔ کوئی دنیاوی رکاوٹ تمہارے اس کام میں حائل نہ ہو۔

تم حق کی اشاعت کے لئے اپنے اہل و عیال کو چھوڑ دو اور عزیز و اقارب سے مفارقت اختیار کرو۔ تمہاری زبان پر حق کے سوا اور کلام نہ ہو۔ تمہارے دل میں صرف حق کی اشاعت کی تڑپ ہو تم رات دن اسی فکر میں منہمک ہو کہ کن ذرائع سے حق کی اشاعت باسہولت اور جلدی ہو سکتی ہے۔ تم خدا کے کام کے لئے کمر ہمت باندھ لو اور خدا کا نام لیتے ہوئے لشکر کفار میں داخل ہو جاؤ۔ حق کا پہنچانا تمہارا کام ہو۔ آب حیات سے مردہ نفوس کا جلانا تمہارا مقصد اعظم ہو تم خدا میں ہو خدا تم میں ہو تم خدا کی طرف چلو تا کہ وہ تمہاری طرف دوڑ کر آوے تم وہ ہو جسکو کہ خدا نے اپنے پیارے کے ہاتھ پر لا اکٹھا کیا تم میں وہ مقناطیسی طاقت ہونی چاہیئے کہ جو تمہیں دیکھے تمہاری طرف دوڑ کر آ جاوے۔ تم احمد کا سراپا نمونہ ہو۔ جو تمہیں دیکھے یہ سمجھے کہ ہم نے احمد علیہ السلام کو دیکھ لیا تم خدا کے عشق میں محو رہو اور اس کے مسیح کی محبت میں مست ہو۔ تمہارا ہر ایک نفس اسلام کے موافق ہو۔ اور تم رات دن حق کی اشاعت میں تڑپتے ہو تمہارا نفس حق کے پیاسوں کے لئے آب حیات ہو۔ زندگی تمہاری کا اہم مقصد اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی و خوشنودی ہو۔ آفتاب نصف النہار پر آ گیا کب تک غفلت کی نیند سوتے رہو گے اور کروٹ نہ لو گے۔ اٹھو اور اپنی آنکھیں کھول کر دیکھو کہ اسلام کی اس وقت کیا حالت ہے۔ کیوں اسلام کا قدم دن بدن پستی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ اٹھو تم احمد کی فوج کے سپاہی ہو تم کفار کے لشکر کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا لو کیا تمہیں ان حق کے پیاسوں کی حالت پر ترس نہیں آتا جن کی آنکھیں شدت پیاس کی وجہ سے باہر نکل آئی ہیں۔ اور ان کے حلق میں کانٹے پڑ رہے ہیں۔ اٹھو اور اٹھ کے آب حیات سے ان کی تشنگی کو دور کرو ان کے دامنوں کو حق کے بیش بہا خزانوں سے بھر دو۔ اے قوم تیری رفتار کب تک سست رہیگی۔ اٹھ اور اس اہم کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہو جا جو کہ اسلام میں داخل ہوتے وقت تیرے ذمے پڑا تھا۔ وہ کام معمولی کام نہیں وہ ہر قسم کی قربانی چاہتا ہے۔ وہ عزیز و اقارب کی مفارقت چاہتا ہے۔ وہ مال کی محبت کو دل سے نکال دینے کو چاہتا ہے۔ تیار ہو جا اور غفلت کے لحاف کو اتار پھینک اپنے آقائے نامدار کے حکموں پر چل کہ وہی تیری ترقی کا راز ہے۔ اور وہی تیری کامیابی کی کلید ہے۔

اے قوم تیاری کر کہ دنیا کے تمام ملک تیری آمد کے منتظر ہیں۔ وہ تجھ تک پہونچ نہیں سکتے تو ان تک پہونچ۔ اور بتا کہ احمد دنیا میں آیا اور اس نے دنیا کو وہ کچھ دیا جو کہ دنیا کے بادشاہ اگر سب اکٹھے ہو جائیں تب بھی نہیں دے سکتے

اے قوم میں وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جو کہ تیرے دل پر اثر کریں۔ اور تو ہر قسم کی قربانی کو تیار ہو جائے۔ چین تیرا انتظار کرتا ہے۔ ملایا۔ سیام کے لوگ تیرے منتظر ہیں سماٹرا والے تیرے مشتاق ہیں۔ کونسا ملک اور دنیا کا کونسا جزیرہ ہے جس میں تیرے مشتاق نہ ہوں۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تیرے راستے کو دیکھتے ہیں۔ وہ تیری انتظاری شبانہ روز کرتے ہیں۔ اٹھ اور چل کے وہ خزانہ جو تجھکو تیرے پیارے نے دیا تھا اس سے ان کو حصہ دے۔ اور بتلا کہ دنیا کی اخلاقی حالت بگڑ گئی تھی۔ اور دنیا چاہ ضلالت میں گرا چاہتی تھی۔ کہ اللہ تعالٰے نے احمد علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور اس خدا کے فرستادہ نے مخلوق خدا کو اس نہایت مہیب گڑھے سے نجات دی۔ کہ جس میں گر کر انسان کا کچھ باقی نہیں رہتا۔

ہم میں ایک کثیر تعداد ہو جو اس اہم فرض کو سرانجام دینے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ اور ایسے ایسے نفوس ہوں جو کہ خطرہ کو خطرہ نہ سمجھیں۔ اور گھبراہٹ کو نہ گھبراہٹ ان کے قدم ہر قسم کی لغزش کے وقت ثابت رہیں۔ اور وہ اپنی جان اور مالوں کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیں۔ اور سستیاں بالکل ترک کر دیں کہ سستیاں ہی تباہی کا پیش خیمہ ہیں۔

الفت اور اتحاد کی روح کو اپنے اندر پیدا کرو۔ کہ وہی کامیابی کے خزانے کی کنجی ہے۔ تم خدا کے لئے آپس میں دوستی اور محبت کرو نہ کہ کسی اور وجہ سے تا کہ رب العزت کی نظر میں پورے اترو۔ اور ثواب کے مستحق ہو اور محشر کے دن خدا کے سایہ میں جگہ ملے اور تم ان سات اشخاص میں سے ہو جن کو قیامت کے دن خدا اپنے سایہ میں جگہ دیگا۔ تم صلح کرنے میں سبقت کرو۔ تمہارا ہاتھ صلح کے وقت پہلے اٹھے۔ تم میں وہ اتحاد اور محبت کی روح پیدا ہو جو کہ خدا کے پیارے نے تم میں پیدا کرنے کا ارادہ کیا تھا اور جس کیلئے وہ اپنے مولا کے حضور رو رو کر دعائیں کرتا تھا۔ خدا سے پیار کرو۔ تا کہ خدا تم سے پیار کرے۔ تم اس کے دین کی اشاعت میں کوشاں ہو کہ تمہاری دینی اور دنیوی کامیابی کا یہی راز ہے۔

تم بستر پر لیٹو اور تمہارے دل میں اسلام کی اشاعت کے خیالات موجزن ہوں اور تم کو ہر وقت اسلام کی ترقی کی خواہش ہو۔ تم اس طرح نکلو جس طرح کہ میاں محمد امین خاں صاحب نکلے تھے تا کہ سلسلہ پر بوجھ بار نہ ہو اور تبلیغ کا کام بھی زیادہ ہو۔

حال ہی میں حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ ایک خان بہادر جو کہ محکمہ سروے کے افسر ہیں ان کا خط آیا ہے۔ اسمیں وہ لکھتے ہیں کہ جہاں میں جاتا تھا مجھ سے احمد کے حالات پوچھتے تھے۔ ایک دفعہ میں چین جا رہا تھا۔ تو مجھ سے جہاز میں ایک شخص نے احمد علیہ السلام کی نسبت پوچھا۔ اور کہا کہ اتنا عظیم الشان آدمی تمہارے ملک میں گذرا ہے اس کے حالات بتلاؤ میں نے کہا کہ لوگ اس کو کافر کہتے ہیں وہ ناراض ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں تم کو اچھا آدمی سمجھتا تھا۔ لیکن تم ایسے ہی نکلے

اب اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حق کی پیاس کہاں تک لوگوں میں بڑھی ہوئی ہے۔ اور کہاں تک وہ حق کیلئے سرگرداں اور پریشان ہیں۔ اسی پر بس نہیں وہ بہت ایسے واقعات لکھتے ہیں۔ کیا ہم کو اب بھی سست رہنا چاہیئے۔ دنیا میں حق کی قبولیت کا ایک مادہ پیدا ہو چکا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس سنہری موقع کو ضائع نہ کرنا چاہیئے تم سلسلے کے کاموں کو سرانجام دینے میں ہر وقت چست اور ہوشیار رہو۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں مست ہو کر حق کی منادی کرو اور اپنے فرض کو سرانجام دو تا کہ رب العزت کے سامنے سرخرو ہو۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالٰے ہم سب کو تبلیغ کی توفیق دے اور اپنا محبوب بنائے۔ آمین۔

(حبیب احمد مولوی فاضل)

عازمان امریکہ کو اطلاع

مکرمی مولوی محمد دین صاحب کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان سے امریکہ جانے والوں کے متعلق قانون داخلہ ملک میں کچھ مزید سختیاں ہو گئی ہیں۔ اس واسطے جو اصحاب امریکہ جانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ پہلے اس کے متعلق امریکن کانسل کراچی یا بمبئی سے خط و کتابت کر کے تمام حالات دریافت کر لیں۔ تا کہ بعد میں انہیں کوئی دقت نہ پیش آوے۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ
جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ